شیعہ فقہ کے ذرائع

آیت اللہ العظمی حسینی نسب

بسم الله الرحمن الرحيم

شیعہ فقہ کے ذرائع

شیعہ ،قرآن مجید اور سنت نبوی کی پیروی کرتے ہوئے احکام شرعی کو درج ذیل چاربنیادی مآخذ سے حاصل کرتے ہیں :

۱۔کتاب خدا

۲۔سنت

۳۔اجماع

۴۔عقل

مذکورہ ماخذو منابع میں سے قرآن مجید اور سنت نبویصلیاللہعلیہوآلہوسلم فقہ شیعہ کے بنیادی ترین ماخذ ہیں اب ہم یہاں ان دونوں کے سلسلے میں اختصار کیساتھ گفتگو کرینگے :

کتاب خدا؛ قرآن مجید

مکتب تشیع کے پیرو قرآن مجید کو اپنی فقہ کا محکم ترین منبع اور احکام الہی، کی شناخت کا معیار سمجھتے ہیں کیونکہ شیعوں کے ائمہ ٪ نے فقہی احکام کے حصول کے لئے قرآن مجید کو ایک محکم مرجع قرار دیا ہے اور یہ حکم دیا

ہے کہ کسی بھی نظرئیے کو قبول کرنے
سے پہلے اسے قرآن مجید پر پرکھا جائے
اگر وہ نظریہ قرآن سے مطابقت رکھتا ہو
تو اسے قبول کرلیا جائے ورنہ اس
نظرئیے کو نہ مانا جائے اس سلسلے
میں امام صادق فرماتے ہیں :

وکل حدیث لایوافق کتاب اللّٰہ فھو
زخرف .(١)

ہر وہ کلام جو کتاب خدا سے مطابقت نہ
رکھتا ہو وہ باطل ہے.

اسی طرح امام صادق نے رسول
خداصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم سے یوں نقل کیا
ہے:

أيّها الناس ماجائكم عن يوافق كتاب اللّه فأنا قلته وماجاء كم يخالف كتاب الله فلم أقله (۲)

اے لوگو! ہر وہ کلام جو میری طرف سے تم تک پہنچے اگر وہ کتاب خدا کے مطابق ہو تو وہ میرا قول ہے لیکن اگر تم تک پہنچنے والا کلام کتاب خدا کا مخالف ہو تو وہ میرا قول نہیں ہے.

ان دو حدیثوں سے بخوبی معلوم ہوجاتا ہے کہ شیعوں کے ائمہ ٪ کی نگاہ میں احکام شرعی کو حاصل کرنے کے لئے کتاب خدا محکم ترین ماخذ شمار ہوتی ہے.

---

(۱)اصول کافی، جلد۱ ، کتاب فضل العلم ، باب الاخذ بالسنة و شواہد الکتاب ، حدیث ۳.

(۲) گذشتہ حوالہ حدیث ۵.

سنت

حضرت رسول

اکرمصلی‌اللہعلیہوآلہوسلم کا قول و فعل

اور کسی کام کے سلسلے میں

آنحضرتصلی‌اللہعلیہوآلہوسلم کی تائید کو سنت کہتے ہیں اسے شیعوں کی فقہ کا دوسرا ماخذ شمار کیا جاتا ہے سنت نبویصلی‌اللہعلیہوآلہوسلم کو نقل کرنے والے ائمہ معصومین ہیں جو آنحضرتصلی‌اللہعلیہوآلہوسلم کے علوم کے خزینہ دار ہیں

البتہ نبی اکرمصلی‌اللہعلیہوآلہوسلم کے چند دوسرے طریقوں سے نقل ہونے والے

ارشادات کو بھی شیعہ قبول کرتے ہیں

.یہاں پرضروری ہے کہ ہم دو چیزوں

کے متعلق بحث کریں :

سنت نبویصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم سے

تمسک کی دلیلیں: شیعوں کے ائمہ ٪ نے

اپنی پیروی کرنے والوں کوجس طرح

قرآن مجید پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے

اسی طرح انہوں نے سنت نبوی کی

پیروی کرنے کی بھی تاکید کی ہے اور

ہمیشہ اپنے ارشادات میں ان دونوں سے

تمسک اختیار کرنے کا حکم دیا ہے امام

صادق ـ فرماتے ہیں :

اِذا ورد علیکم حدیث فوجدتم له شاهدًا من

کتاب الله أو من قول

رسول صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم واِلا فالذی

جائکم به أولیٰ به .(اصول کافی جلد۱ کتاب

فضل العلم ، باب الاخذ بالسنہ و شواھد

الکتاب حدیث ۲.)

جب کوئی کلام تم تک پہنچے تو اگر

تمہیں کتاب خدا یا سنت

نبویصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم سے اس کی تائید

حاصل ہوجائے تو اسے قبول کرلینا ور نہ

وہ کلام

بیان کرنے والے ہی کو مبارک ہو

اسی طرح امام محمدباقر ۔ نے ایک جامع

الشرائط فقیہ کے لئے سنت نبی اکرم سے تمسک کو اہم ترین شرط قرار دیتے ہوئے یوں فرمایا ہے:

اِنّ الفقیه حق الفقیه الزاهد ف الدنیا والراغب فی الآخرة المتمسک بسنّة النبّی صلیﷲعلیہوآلہوسلم (۱)

بے شک حقیقی فقیہ وہ ہے جو دنیا سے رغبت نہ رکھتا ہو اور آخرت کا اشتیاق رکھتا ہو ، نیز سنت نبویصلیﷲعلیہوآلہوسلم سے تمسک رکھنے والا ہو.

ائمہ معصومین نے اس حد تک سنت نبویصلیﷲعلیہوآلہوسلم کی تاکید فرمائی

ہے کہ وہ کتاب خدا اور سنت نبوی کی

مخالفت کو کفر کی اساس قرار دیتے ہیں

اس سلسلے میں امام صادق ۔ یوں فرماتے

ہیں :

مَن خالف کتاب اللہ وسنّة

محمّد صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم فقد کفر .(۲)

جس شخص نے کتاب خدا اور سنت

محمدیصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم کی مخالفت کی

وہ کافر ہوگیا

اس بیان سے واضح ہو جاتا ہے کہ

شیعہ مسلمانوں کے بقیہ فرقوں کی بہ

نسبت نبی اکرمصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم کی

سنت کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں اور اسی

طرح بعض لوگوں کایہ نظریہ بھی باطل ہوجاتا ہے کہ شیعہ نبی اکرمصلیاللہعلیہوآلہوسلم کی سنت سے بیگانہ اور دور ہیں

---

(۱) گذشتہ حوالہ حدیث ۸

(۲) گذشتہ حوالہ حدیث ۶

احادیث اہل بیت سے تمسک کے دلائل

عترت پیغمبرکی احادیث کے سلسلے میں شیعوں کے نظریہ کی وضاحت کے لئے ضروری ہے کہ ہم ذیل کے دو موضوعات پر گفتگو کریں :

الف: ائمہ معصومین کی احادیث کی حقیقت.

ب:اہل بیت رسولصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم سے تمسک کے اہم اور ضروری ہونے کے دلائل اب ہم یہاں ان دو موضوعات کے سلسلے میں مختصر طور پر تحقیقی گفتگو کریں گے :

عترت رسول‌صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم کی احادیث کی حقیقت

شیعونکے نکتہ نظر سے فقط خداوندحکیم ہی انسانوں کے لئے شریعت قرار دینے اور قانون وضع کرنے کا حق رکھتا ہے اور اس کی طرف سے یہ شریعت اور قوانین پیغمبراکرمصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم کے ذریعہ لوگوں تک پہنچتے ہیں واضح ہے کہ نبی اکرمصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم خدا اور انسانوں کے درمیان وحی کے ذریعہ حاصل ہونے والی شریعت کے پہنچانے کے لئے واسطے کی ذمہ داری کو

نبھاتے ہیں اس سے یہ واضح ہوجاتا ہے
اگر شیعہ اہل بیت ٪ کی احادیث کو اپنی
فقہ کے ماخذ میں شمار کرتے ہیں تو
ہرگز اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اہل بیت
کی احادیث سنت
نبویصلیاللهعلیہوآلہوسلم کے مقابلے میں
کوئی مستقل حیثیت رکھتی ہیں بلکہ
احادیث اہل بیت ٪ اس وجہ سے معتبر ہیں
کہ وہ سنت نبویصلیاللهعلیہوآلہوسلم کو
بیان کرتی ہیں اس اعتبارسے ائمہ
معصومین ٪ کبھی بھی اپنی طرف سے
کوئی بات نہیں فرماتے بلکہ جو کچھ وہ
فرماتے ہیں وہ در حقیقت سنت پیغمبر

صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم ہی کی وضاحت ہوتی ہے یہاں پر ہم اس بات کو ثابت کرنے کے لئے ائمہ معصومین ٪ کی چند روایات پیش کریں گے :

۱۔امام صادق ۔ نے ایک شخص کے سوال کے جواب میں یوں فرمایاہے:

مھما أجبتک فیہ بشء فھو عن رسول اللہ صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم لسنا نقول برأینا من شئ .(جامع الاحادیث الشیعہ جلد۱ ص ۱۲۹)

اس سلسلے میں جو جواب میں نے تمہیں دیا ہے وہ رسول خداصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم کی طرف سے

ہے ہم کبھی بھی اپنی طرف سے کچھ

نہیں کہتے :اور ایک مقام پر یوں فرماتے

ہیں :

حدیث حدیث أب ، و حدیث أب حدیث جد

و حدیث جد حدیث الحسین وحدیث الحسین

حدیث الحسن و حدیث الحسن حدیث

أمیرالمؤمنین ، و حدیث أمیر المؤمنین

حدیث رسول اللہ صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم و

حدیث رسول اللہ قول اللہ عزّ وجلّ .(گذشتہ

حوالہ ص ۱۲۷)

میری حدیث میرے والد (امام باقر ـ)کی

حدیث ہے ، اور میرے والد کی حدیث

میرے دادا (امام زین العابدین ـ) کی حدیث

ہے اور میرے دادا کی حدیث امام حسین ۔

کی حدیث ہے اور امام حسین ۔ کی حدیث

امام حسن ۔ کی حدیث ہے اور امام حسن ۔

کی حدیث امیر المومنین ۔ کی حدیث ہے

اور امیر المومنین ۔کی حدیث رسول

خداصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم کی حدیث ہے

اور رسول خداصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم کی

حدیث خداوندمتعال کا قول ہے

۲۔امام محمد باقر نے جابر سے یوں

فرمایا تھا :

حدثنی أبی عن جد رسول

اللہ صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم عن جبرائیل ۔ عن

الله عزّوجلّ و کلما أحدّثک بهذا الأسناد .

(گذشتہ حوالہ ص۱۲۸)

میرے پدربزرگوار نے میرے دادا رسول خداصلیﷲعلیہوآلہوسلم سے اور انہوں نے جبرئیل سے اور انہوں نے خداوندعالم سے روایت کی ہے اور جو کچھ میں تمہارے لئے بیان کرتا ہوں ان سب کا سلسلہ سند یہی ہوتا ہے.

اہل بیت

پیغمبرصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تمسک کے اہم اور ضروری ہونے کے دلائل

شیعہ اور سنی دونوں فرقوں کے

محدثین اس بات کا عقیدہ رکھتے ہیں کہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم نے

بھی میراث کے طور پر اپنی امت کے

لئے دو قیمتی چیزیں چھوڑی ہیں اور تمام

مسلمانوں کو ان کی پیروی کا حکم دیا ہے

ان میں سے ایک کتاب خدا ہے اور

دوسرے آنحضرتصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

اہل بیت ہیں یہاں ہم نمونے کے طور پر

ان روایات میں سے بعض کا ذکر کرتے

ہیں :

۱۔ ترمذی نے اپنی کتاب صحیح میں

جابر بن عبداللہ انصاری سے اور انہوں

نے نبی اکرمصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم سے

روایت کی ہے :

یاأیّہا النّاس اِنّ قد ترکت فیکم ما اِن أخذتم

بہ لن تضلّوا : کتاب اللّٰہ و عترتی أھل

بیتی.) صحیح ترمذی ، کتاب المناقب ،

باب مناقب اہل بیت النبی جلد۵ ص ۶۶۲

حدیث ۳۷۸۶ طبع بیروت. (

اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو

چیزیں چھوڑے جارہا ہوں اگر تم ان سے

متمسک رہے تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے اور

وہ کتاب خدا اور میری عترت ہیں

۲۔اسی طرح ترمذی نے اپنی کتاب

صحیح میں یہ حدیث نقل کی ہے :

قال رسول اللّٰهصلی‌اللہعلیہوآلہوسلم اِنیّ

تارک فیکم ما اِن تمسکتم به لن تضلّوا بعد

أحدهما أعظم من الآخر : کتاب الله حبل

ممدود من السماء اِلیٰ الأرض و عترتی

أهل بیتی ولن یفترقا حتیٰ یردا علّی

الحوض فانظروا کیف تخلفون فیهما .

(گذشتہ حوالہ ص ۶۶۳ حدیث ۳۷۸۸)

میں تمہارے درمیان دوگرانقدر چیزیں

چھوڑے جارہا ہوں جب تک تم ان سے

متمسک رہوگے ہرگز گمراہ نہ ہوگے ان
دو چیزوں میں سے ایک دوسری سے
بڑی ہے ، کتاب خدا ایک ایسی رسی ہے
جو آسمان سے زمین تک آویزاں ہے اور
دوسرے میرے اہل بیت ہیں اور یہ دونوں
ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے
یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے
آملیں لہذا یہ دیکھنا کہ تم میرے بعد ان
کے ساتھ کس طرح کا برتاؤ کرتے ہو.

۳۔مسلم بن حجاج نے اپنی کتاب صحیح
میں پیغمبراکرمصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم سے
یہ روایت نقل کی ہے:

ألا أيّها النّاس فإنّما أنا بشر يوشک أن

يأت رسول ربّ فأجيب و أنا تارک فيکم

ثقلين أولهما کتاب الله فيه الهدیٰ والنور

فخدوا بکتاب الله واستمسکوا به فحثّ علیٰ

کتاب الله و رغّب فيه ثم قال : أهل بيت

أذکرکم الله ف أهل بيت أذکرکم الله ف أهل

بيت أذکرکم الله ف أهل بيت. (صحيح مسلم

جز ۷ فضائل علی ابن ابی طالب ص ۱۲۲

اور ۱۲۳).

اے لوگو!بے شک میں ایک بشر ہوںاور

قریب ہے کہ میرے پروردگار کا بھیجا ہوا

نمائندہ آئے اور میں اسکی دعوت قبول

کروں اور میں تمہارے درمیان دو وزنی

چیزیں چھوڑے جارہاہوں ایک کتاب خدا

ہے جس میں ہدایت اور نور ہے کتاب خدا

کو لے لو اور اسے تھامے رکھو اور پھر

پیغمبر اسلامصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم نے

کتاب خدا پر عمل کرنے کی تاکید فرمائی

اور اس کی جانب رغبت دلائی اور اس

کے بعد یوں فرمایا اور دوسرے میرے

اہل بیت ہیں اور میں تمہیں اپنے اہل بیت

کے سلسلے میں وصیت و تاکید کرتا ہوں

اور اس جملے کو تین مرتبہ دہرایا

۴۔بعض محدثین نے

پیغمبر اسلامصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم سے یہ

روایت نقل کی ہے:

اِنّی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ و أھل

بیتی و اِنّھما لن یفترقا حتیٰ یردا علیّ

الحوض (مستدرک حاکم جز ۳ ص ۱۴۸ ،

الصواعق المحرقہ باب ۱۱ فصل اول ص

۱۴۹ اس مضمون کے قریب بعض

درج ذیل کتابوں میں بھی روایات

موجود ہیں .مسنداحمد جز ۵ ص۱۸۲اور

۱۸۳۔کنز العمال ،جز اول باب الاعتصام

بالکتاب والسنۃ ص ۴۴).

بے شک! میں تمہارے درمیان دووزنی چیزیں چھوڑے جارہا ہوں ایک کتاب خدا اور دوسرے میرے اہل بیت ہیں اور یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے آملیں یہاں پر اس بات کا ذکر ضروری ہے کہ اس سلسلے میں اتنی زیادہ حدیثیں موجود ہیں کہ ان سب کا اس مختصر کتاب میں ذکر کرنا ممکن نہیں ہے.علامہ میرحامد حسین نے اس روایت کے سلسلۂ سند کو اپنی چھ جلدوں والی کتاب (عبقات الانوار) میں جمع کر کے پیش کیا ہے.

گذشتہ احادیث کی روشنی میں یہ بات بخوبی واضح ہوجاتی ہے کہ کتاب خدا اور سنت نبویصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم کے ساتھ ساتھ آنحضرتصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم کے اہل بیتصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم سے تمسک اور ان کی پیروی بھی اسلام کے ضروریات میں سے ہے.

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عترت پیغمبرصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم سے مراد کون افراد ہیں کہ جن کی پیروی کو نبی اکرمصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم نے سب مسلمانوں پر واجب قرار دیا ہے ؟

اس مسئلے کی وضاحت کے لئے ہم احادیث کی روشنی میں عترت نبیصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم کے سلسلے میں تحقیق پیش کرنا چاہیں گے:

اہل بیت

پیغمبرصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم کون ہیں ؟

گذشتہ روایات سے واضح ہوجاتا ہے کہ پیغمبر اسلامصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم نے سب مسلمانوں کو اپنی عترت کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور کتاب خدا کی طرح انہیں بھی لوگوں کا مرجع قرار دیا ہے اور صاف لفظوں میں فرمایا ہے کہ "قرآن اور عترت ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہیں

ہوں گے" اس بنیاد پر اہل بیت
پیغمبرصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ ہیں کہ
جنہیں آپصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن
مجید کا ہم پلہ قرار دیا ہے اور جو
معصوم ہونے کے ساتھ ساتھ معارف
اسلامی سے مکمل طور پر آگاہی رکھتے
ہیں .کیونکہ اگر وہ ان صفات کے مالک
نہ ہوں تو قرآن مجید سے جدا ہو جائیں
گے جبکہ پیغمبراسلام صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ : قرآن اور عترت
ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے
یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے
ملاقات کریں اس طرح یہ ثابت ہوجاتا ہے

کہ اہل بیت ٪ اور ان کی اعلی صفات کی صحیح طور پر شناخت ایک ضروری امر ہے اب ہم اس سلسلے میں مسلمانوں کے درمیان بزرگ سمجھنے جانے والے محدثین سے منقول روایات کی روشنی میں چند واضح دلیلیں پیش کریں گے :

۱۔ مسلم بن حجاج نے حدیث ثقلین کا ذکر کرنے کے بعد یوں کہا ہے کہ:

"یزید بن حیان نے زید بن ارقم سے پوچھا اہل بیت پیغمبرصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہیں ؟ کیا وہ پیغمبراکرمصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم کی بیویاں ہیں ؟" زید بن ارقم نے جواب دیا :

لا و أيم الله اِنّ المرأه تكون مع الرجل العصر من الدهر ثم يطلّقها فترجع اِلیٰ أبيها و قومها أهل بيته أصله و عصبته الذين حرموا الصدقة بعده. (صحيح مسلم جز ٧ باب فضائل علی بن ابی طالب ـ ،ص ١٣٢طبع مصر.)

نہیں خدا کی قسم عورت جب ایک مدت تک کسی مرد کے ساتھ رہتی ہے اور پھر وہ مرد اسے طلاق دے دیتاہے تو وہ عورت اپنے باپ اور رشتے داروں کے پاس واپس چلی جاتی ہے اہل بیت

پیغمبرصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم سے مراد وہ افراد ہیں جو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ

وآلہ و سلم کے اصلی اور قریبی رشتہ دار ہیں کہ جن پر آنحضرت صلی اللہعلیہ وآلہ وسلم کے بعد صدقہ حرام ہے.

یہ قول بخوبی اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ وہ عترت پیغمبر صلیاللہعلیہوآلہوسلم جن سے تمسک قرآن کی پیروی کی طرح واجب ہے ان سے ہرگز آنحضرت صلی اللہ علیہوآلہوسلم کی بیویاں مراد نہیں ہیں بلکہ اہل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ افراد مراد ہیں جو آنحضرت صلیاللہ علیہوآلہ وسلم سے جسمانی اور معنوی رشتہ رکھنے کے ساتھ ساتھ ان کے اندر

چندخاص صلاحتیں بھی پائی جاتی ہوں.تبھی تو وہ قرآن مجید کی طرح مسلمانوں کا مرجع قرار پاسکتے ہیں

۲۔پیغمبراکرمصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم نے صرف اہل بیت ٪ کے اوصاف بیان کرنے پر ہی اکتفاء نہیں کی تھی بلکہ حضور اکرمصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم نے ان کی تعداد (جو کہ بارہ ہے)کو بھی صاف لفظوں میں بیان کردیا تھا :

مسلم نے جابر بن سمرہ سے نقل کیا ہے:

سمعت رسول اللہ صلی‌اللہ علیہ‌وآلہ وسلم یقول: لایزال الاِسلام عزیزًا اِلیٰ اثن

عشر خلیفة ثم قال کلمة لم أفهمها فقلت لأب ماقال ؟ فقال: کلهم من قریش .) صحیح مسلم جلد ۶ ص۳ طبع مصر.)

میں نے پیغمبر خداصلی‌اللہ علیہ‌وآلہ‌وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اسلام کو بارہ خلفاء کے ذریعہ عزت حاصل ہوگی اور پھر پیغمبراکرمصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم نے کوئی لفظ کہا جسے میں نہیں سمجھ سکا لہذا میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ پیغمبراکرمصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم نے کیا فرمایا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ پیغمبراکرمصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم نے فرمایا

ہے کہ وہ سب خلفاء قریش میں سے ہوں گے

مسلم بن حجاج نے اسی طرح رسول خداصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم سے یہ روایت بھی نقل کی ہے :

لایزال أمر الناس ماضیًا ماولیھم اثنا عشر رجلاً . (گذشتہ حوالہ)

لوگوں کے امور اس وقت تک بہترین انداز میں گزریں گے جب تک ان کے بارہ والی رہیں گے.

یہ دو روایتیں شیعوں کے اس عقیدے کی واضح گواہ ہیں " کہ پیغمبراسلامصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم کے بعد

عالم اسلام کے بارہ امام ہی لوگوں کے
حقیقی پیشوا ہیں " کیونکہ اسلام میں ایسے
بارہ خلفاء جو
پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد
بلافاصلہ مسلمانوں کے مرجع اور عزت
اسلام کا سبب بنے ہوں ، اہل بیت کے بارہ
اماموں کے علاوہ نہیں ملتے کیونکہ اگر
اہل سنت کے درمیان خلفاء راشدین کہے
جانے والے چار خلفاء سے صرف نظر
کرلیا جائے پھر بھی بنی امیہ اور بنی
عباس کے حکمرانوں کی تاریخ اس بات
کی بخوبی گواہی دیتی ہے کہ وہ ہمیشہ
اپنے برے کردار کی وجہ سے اسلام اور

مسلمین کی رسوائی کا سبب بنتے رہے
ہیں اس اعتبار سے وہ (اہل بیت)کہ جنہیں
پیغمبراسلامصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم نے قرآن
مجید کا ہم پلہ اور مسلمانوں کا مرجع
قرار دیا ہے وہ عترت نبی صلی‌اللہ
علیہ‌وآلہ‌وسلم کے وہی بارہ امام ہیں جو
سنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کے
محافظ اور آنحضرت صلی‌اللہ علیہ‌وآلہ
وسلم کے علوم کے خزینہ داررہے ہیں

۳۔حضرت امیر المومنین علی بن ابی
طالبـ کی نگاہ میں بھی مسلمانوں کے ائمہ
کو بنی ہاشم سے ہونا چاہیے یہ بات
شیعوں کے اس نظرئیے (کہ اہل بیت کی

شناخت حاصل کرنا ضروری ہے) پر ایک اور واضح دلیل ہے حضرت امام علی ۔ فرماتے ہیں :

اِنّ الأئمة من قریش غرسوا ف هذا البطن من بن ہاشم لاتصلح علیٰ مَن سواهم ولا تصلح الولاة من غیرهم۔ (نہج البلاغہ (صبحی صالح)خطبہ ۱۴۴.)

یاد رکھو قریش کے سارے امام جناب ہاشم کی اسی کشت زار میں قرار دئیے گئے ہیں اور یہ امامت نہ ان کے علاوہ کسی کو زیب دیتی ہے اور نہ ان سے باہر کوئی اس کا اہل ہوسکتا ہے.

نتیجہ:

گزشتہ روایات کی روشنی میں دو حقیقتیں آشکار ہوجاتی ہیں :

۱۔قرآن مجید کی اطاعت کے ساتھ ساتھ اہل بیت ٪ سے تمسک اور ان کی پیروی بھی واجب ہے

۲۔پیغمبر اسلام کے اہل بیت جو قرآن مجید کے ہم پلہ اور مسلمانوں کے مرجع ہیں مندرجہ ذیل خصوصیات کے مالک ہیں :

الف:وہ سب قبیلۂ قریش اور بنی ہاشم کے خاندان میں سے ہیں

ب:وہ سب پیغمبراکرم صلی‌اللہ علیہ‌وآلہ وسلم کے ایسے رشتہ دار ہیں جن پر صدقہ حرام ہے

ج:وہ سب عصمت کے درجے پر فائز ہیں ورنہ وہ عملی طور پر کتاب خدا سے جدا ہوجائیں گے جبکہ پیغمبراکرم صلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم کا ارشاد ہے کہ یہ دونوں(قرآن و عترت) ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے آملیں گے

د:ان کی تعداد بارہ ہے جو یکے بعد

دیگرے مسلمانوں کے امام ہوں گے.

ھ:پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

یہ بارہ خلفاء اسلام کی عزت و شوکت کا

سبب بنینگے.

گذشتہ روایات میں موجود اوصاف کو

مدنظر رکھنے سے یہ بات آفتاب کی مانند

روشن ہوجاتی ہے کہ وہ اہل بیت جن کی

پیروی کا پیغمبراکرم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے حکم فرمایا ہے ان سے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد

وہی بارہ ائمہ% ہیں جن کی پیروی کرنے

اور احکام فقہ میں ان سے تمسک اختیار

کرنے کو شیعہ اپنے لئے باعث افتخار

سمجھتے ہیں ۔

*****